106601 ـ 700 کا ہندسہ ڈائل کر کے مقابلہ میں حصہ لینا

سوال

700 کا ہندسہ ڈائل کر کے انعامی مقابلوں میں حصہ لینے کا حکم کیا ہے، اس کال کی قیمت عام کال سے زیادہ وصول کی جاتی ہے، اور اگر یہ انعام حاصل ہو جائے تو اس کا کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

700 کا ہندسہ ڈائل کرنے کے طریقہ سے جو انعامی مقابلہ بھی منعقد کیا جاتا ہے وہ صریحا قمار بازی اور جوا ہے اور یہ اس جوئے کی ایك جدید صورت ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں حرام قرار دیتے ہوئے شراب کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے جو ساری برائیوں کی جڑ ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روك دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے جوے اور قمار بازی کو بتوں، پانسے کے تیروں اور شراب کے ساتھ ملا کر ذکر کیا اور یہ بتایا ہے کہ یہ چاروں اشیاء شیطانی عمل ہیں، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان سے اجتناب کرنے کا حکم دیا اور کامیابی و نجات کو ان اشیاء سے اجتناب کے ساتھ معلق کیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان وجوہات پر متنبہ کیا ہے جو خرابی پیدا کرتی ہیں اور اس میں حرمت کا تقاضہ رکھتی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

ان اشیاء سے اجتناب نہ کرنے والے اور ان چاروں کے رسیا لوگوں کےمابین شیطان حسد و بغض اور عداوت و دشمنی ڈال دیتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روکتی ہیں " انتہی.

ديكھيں: الفروسية (308).

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تو اس كے قائل ہيں كہ جوے كا فساد و خرابى تو سود سے بھى بڑى ہے، اس كى بيان كرتے ہيں كہتے ہيں:

" تو ظاہر يہ ہوا كہ (جوا) دو خرابيوں پر مشتمل ہے: ايك تو مال كا فساد ہے وہ اس طرح كہ باطل طريقہ سے مال كھايا جاتا ہے، اور عمل كى بھى خرابى ہے، وہ يہ كہ اس ميں مال اور دل اور عقل كى خرابياں پائى جاتى ہيں، اور اس كے ساتھ ايك دوسرے كے خلاف عداوت بھى، يہ ايسى چيزيں ہيں جن سے عليحدہ عليحدہ منع كيا گيا ہے، مطلق طور پر حرام اور باطل طريقہ سے مال كھانا جائز نہيں، چاہے وہ مال جوے سے حاصل كردہ نہ بھى ہو مثلا سودى مال.

اور ہر اس چيز سے منع كيا گيا ہے جو اللہ كے ذكر اور نماز سے روكے، اور ايك دوسرے كے مابين بغض و عداوت اور دشمنى پيدا كرے، چاہے وہ مال كھائے بغير بھى ہو، اس ليے جب حرمت كے عظيم اسباب جمع ہو جائيں تو پھر جوا سود سے بھى زيادہ گناہ ہو گا، اسى ليے اسے سود سے بھى قبل حرام كيا گيا ہے....

جوے پر معاونت كرنا بالكل اسطرح ہے جس طرح شراب پر معاونت كرنا ہے، كيونكہ يہ گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى پر معاونت ہے، اور جس طرح شراب كى خريد و فروخت كر كے، يا شراب كشيد كر كے، يا پھر شراب پلا كر معاونت كرنا حرام ہے؛ تو اسى طرح جوے پر بھى معاونت كرنا حرام ہے، مثلا جوے كے آلات فروخت كرنا، اور اجرت پر دينا؛ بلكہ صرف جواريوں كے پاس جانا اور وہاں ٹھرنا بالكل اسى طرح ہے جس طرح شراب نوشى كرنے والوں كے پاس جانا جائز نہيں... " انتہى مختصرا

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 237).

حقيقت ميں جوا يہ ہے كہ خطرے كى راہ ميں مال دينا، يا تو ادا كردہ مال سے زيادہ مال حاصل ہو، يا پھر جو مال ادا كيا ہے اس كا نقصان ہو اور خسارہ اٹھائے.

.

الماوردى رحمہ اللہ جوے كے متعلق كہتے ہيں:

جوا يہ ہے كہ جس ميں داخل ہونے والا كچھ لينے والا بن جائيگا اگر اس نے ليا، يا پھر نقصان اٹھانے والا ہو گا اگر اس نے ديا " انتہى

ديكھيں: الحاوى الكبير (15 / 192).

ان انعامی مقابلوں میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے، اس نمبر پر کال کرنے والا یا تو کال کرنے کی قیمت بھی کھو بیٹھتا ہے، یا پھر وہ اس انعامی مقابلہ میں کامیاب ہونے کی صورت میں کال کی قیمت سے زیادہ مبلغ حاصل کر لےگا.

اور جو ادارہ یا کمیٹی یہ (قمار بازی والے) انعامی مقابلے منعقد کراتے ہیں، اور انعامی مقابلوں میں شریك ہونے والوں کی امیدوں اور ان کے سپنوں کی تجارت کرتے اور انہیں دھوکہ دیتے ہیں، ان کے ذمہ دو قسم کے گناہ ہیں:

ایك گناہ تو برائی کو پھلانے اور اس کی دعوت دینے کا ہے.

اور دوسرا گناہ لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، اور جو کوئی بھی اس انعامی مقابلے میں کچھ حاصل کرتا ہے وہ حرام ہے، اور ہر حرام پر پلنے والا جسم اور حرام سے تیار کردہ گوشت کے لیے آگ زیادہ حق رکھتی ہے، اس لیے مسلمان شخص کو اللہ تعالی کا خوف اور اس کا ڈر رکھتے ہوئے تقوی اختیار کرتے ہوئے اس طرح کے انعامی مقابلوں میں شریك ہونے سے اجتناب کرنا چاہیے.

اور جس نے بھی اس طرح کے مقابلوں میں کوئی انعام حاصل کیا اسے اس انعام کو نیکی کے کام میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان آخری ایام میں سڑکوں اور ڈیلی اخبارات میں اعلانات کیے جا رہے ہیں جن میں 700 نمبر پر کال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے جو کچھ مخصوص کمپنیوں نے مقرر کر رکھا ہے، اور کال کرنے والا کسی دوسرے شخص کو کوئی گانا ہدیہ بھیج سکتا ہے، یا پھر اس نمبر پر کال کرنے والا انعامی مقابلے میں شریك ہو سکتا ہے.

یہ علم میں رہے کہ اس نمبر پر کال کرنے والے کو ٹیلی فون بل میں اس کال کی قیمت بہت زیادہ ادا کرنا پڑتی ہے اور بعض اوقات تو پانچ سے دس ریال فی منٹ بھی ہوتے ہیں اور انعامی مقابلہ کا سوال حل کرنے کے لیے کئی منٹ تك کال کرنا پڑتی ہے، سوال یہ ہے کہ:

اس طرح کی نئی سروس میں شرکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

گانے سننے یا کسی دوسرے کو ہدیہ ارسال کرنے کے لیے کال کرنا جائز نہیں، کیونکہ گانے سننا اور حرام ہے، اس لیے کہ اس میں فتنہ و فساد اور اللہ کی راہ سے روکنا پایا جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے لقمان (6).

اور لہو الحدیث: یعنی لغو باتیں یہ گانا بجانا ہیں، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما وغیرہ بیان کرتے ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے "

المعازف: آلات لہو یعنی ہر قسم کے گانے بجانے کے آلات کو کہتے ہیں.

یستحلون: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زنا اور شراب کے ساتھ ملایا ہے، اور بالاجماع یہ دونوں حرام ہیں، اسی طرح ریشم بھی مردوں کے لیے حرام ہے.

تو یہ گانے بجانے اور اس کےآلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اس لیے کمپنی کو اس اعلان سے منع کرنا واجب ہے، اور اس برائی کا انکار کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ باطل کی دعوت، اور لوگوں کےمابین برائی کی اشاعت، اور علی الاعلانیہ برائی کرنا ہے، اللہ تعالی سے سلامتی و عافیت کی دعا ہے.

اور اسی طرح مذکورہ انعامی مقابلوں میں شریك ہونا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ قمار بازی اور جوا اور لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنا ہے.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے:

" انعامی مقابلہ صرف اونٹ گھوڑے اور تیراندازی کے علاوہ کسی اور میں نہیں "

السبق: کا معنی یہ ہے کہ مقابلہ میں انعام لینا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی.

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الغدیان.

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان.

الشیخ احمد بن علی سبر المبارکی.

الشیخ عبد اللہ بن علی الرکبان.

الشیخ عبد اللہ بن محمد المطلق.

النصل: تیر کو کہتے ہیں.

اور الخف: سے اونٹ مراد ہے.

اور الحافر سے گھوڑا مراد ہے.

بعض اہل علم نے ان تین کے ساتھ ہر وہ چیز بھی ملحق کی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ اور نشر دین میں معاون ہو مثلا قرآن مجید اور حفظ حدیث اور فقہ کے انعامی مقابلے چنانچہ ان میں انعامات دینا جائز ہیں.

واللہ اعلم .